بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۴ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۷ تبوک ۱۳۴۸ہش ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِسلام کی حفاظت کیلئے سب سے اوّل پہلو یہ ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ

دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ اس کے لئے مالی امداد بھی ضروری ہے

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتے اور بعض نے آدھا دیدیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خودغرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دیدیتے ہیں اور بعض ان میں اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیّت کر دی ہے۔ پھر مسلمانوں کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ اسلام کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے وہ حجاب جو پڑا ہوا ہے دُور کر دے۔ اور اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہو گی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصّہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دُنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴)

اخبارِ احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کراچی سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

احباب نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر سرکردگی اپنے آقا کا پُرتپاک استقبال کیا

ربوہ ۱۶ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کراچی میں ایک ماہ قیام فرمانے کے بعد کل ۱۵ ماہ تبوک ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ۱۶ ماہ ظہور کو ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے تھے۔

حضور کل صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے صبح لاہور پہنچے تھے لاہور میں موجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد اور بعض مقامی احباب نے ہوائی اڈہ پر حضور کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈہ پر ہی ایک گھنٹہ قیام فرمانے کے بعد حضور لاہور سے ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ڈیڑھ بجے ربوہ تشریف لائے۔ یہاں بہت سے احباب امیر مقامی محترم جناب صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر سرکردگی حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے پہلے سے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع تھے۔ چنانچہ سب احباب نے اسی موقع پر اپنے آقا کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے ازراہِ شفقت جملہ حاضر احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر وہاں سے ربوہ واپس آئے ہیں۔ محترم جناب ڈاکٹر صاجزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاجزادہ مرزا انس احمد صاحب نیز عملہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے وہ ارکان جو حضور کے ہمراہ کراچی گئے تھے کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس پہنچ گئے۔ [illegible] کے اس سفر میں محترم ڈاکٹر صاجزادہ مرزا منور احمد صاحب امیرِ قافلہ تھے۔

ربوہ ۱۶ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ماریشس میں جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام "یومِ پیشوایانِ مذاہب" کی تقریب پر ایک عظیم الشان جلسہ

گورنر جنرل صاحب ماریشس کی شرکت ـ وزیرِ اعظم صاحب ماریشس کی صدارتی تقریر

مختلف نمائندگانِ مذاہب کی تقاریر ـ قرآنِ کریم کی نمائش ـ لٹریچر کی تقسیم

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مبلغ ماریشس)

امسال جماعتِ احمدیہ ماریشس کی طرف سے شروع سال میں دیگر تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے علاوہ اس مختلف مذاہب کی آبادی کے ملک میں لوگوں میں آپس میں رواداری، باہمی عزت و توقیر، ایک دوسرے کے مذہبی جذبات و احساسات کا پاس اور لحاظ رکھنے اور مسلّمہ بانیانِ مذاہب کے تقدس کو اپنے دلوں میں جگہ دینے کے لئے ایک جلسہ یومِ پیشوایانِ مذاہب کا پروگرام بھی بنایا گیا تھا تاکہ باہمی یگانگت اور افہام و تفہیم کے ذریعہ ملک پُر امن فضا میں زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کر سکے۔ اور مذہبی بنیادوں پر مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان آپس میں میل ملاپ اور تعلقات بڑھیں۔

اس اہم پروگرام کے لئے ۱۴ راگست جمعرات کا دن مقرر کیا گیا۔ جناب گورنر جنرل صاحب ماریشس سر یونارڈ ولیم کو اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس جلسہ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارا یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ سب سے پہلے تو گورنر جنرل صاحب نے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے خوشی سے آمادگی کا اظہار کیا اور اس سے جناب مشنری انچارج صاحب کو اطلاع دی۔ بعد ازاں جب جلسہ سے صرف ایک روز قبل یعنی ۱۳ راگست کو وزیرِ اعظم صاحب ماریشس سے جلسہ کی صدارت کے لئے رابطہ پیدا کیا گیا تو انہوں نے بھی بخوشی اس جلسے کی صدارت قبول کی۔ بانیانِ مذاہب کی زندگی اور تعلیمات پر لیکچر دینے کے لئے ہندو اور عیسائی حلقوں سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ چنانچہ حضرت کرشن کی زندگی پر ہندو ودیا مندر کے مسٹر ـــ ـ این رائے سابق ایم ایل اے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے بشپ آف پورٹ لوئس کے نمائندہ پادری تو ئل مقرر کئے گئے۔ اسلام کی نمائندگی محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس کے ذمہ تھی۔ گو طے شدہ پروگرام کے مطابق ہر مقرر کو پندرہ منٹ تک اپنا لیکچر تحریری صورت میں پیش کرنا تھا اور پمفلٹس کی صورت میں طبع کروا کر حاضرین میں تقسیم کرنا تھا مگر سوائے ہمارے نمائندہ کے کسی نے اس پر عمل نہ کیا اور زبانی تقریروں پر اکتفا کی۔ اس جلسہ کی پبلسٹی کے لئے اخبارات میں جماعت کی طرف سے جاری کردہ بلیٹن شائع ہوا۔

بعض اخبارات نے تو اس جلسہ یومِ پیشوایانِ مذاہب کی اہمیت پر خاص مضامین شائع کئے اور ملک میں باہمی افہام و تفہیم اور پُر امن فضا پیدا کرنے کی اس کوشش کو بہت بہت سراہا اور اس کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بعض اخبارات میں جلسہ کے اعلانات متعدد مرتبہ شائع ہوئے۔ ۲ صد دعوتی کارڈ بھی اس موقع پر طبع کروا کر ملک کی اہم شخصیات کو بھجوائے گئے۔ زبانی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی بہت سے لوگوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔

اس موقع پر جماعت کی طرف سے جلسہ گاہ (پلازا ہال) کے انٹرنس ہال میں قرآن کریم اور لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی جسے زیادہ سے زیادہ دیدہ زیب اور مؤثر بنانے کے لئے خدام الاحمدیہ ماریشس کے متعدد نمائندوں نے انتھک کام کیا چنانچہ جلسہ کے مدعوئین کے لئے تبلیغی فوٹوز اور چارٹس سے مزین یہ نمائش خاص توجہ اور کشش کا موجب بنی رہی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو انہوں نے گہری نظر سے دیکھا۔ اسی طرح دوسری جانب بائیبل سوسائٹی کی طرف سے بائیبل اور عیسائی لٹریچر کی نمائش تھی مگر خدا کے فضل سے حاضرین اور زائرین کی توجہ کا مرکز ہماری نمائش ہی تھی ہندوؤں کی طرف گیتا یا ہندو لٹریچر پر کسی نمائش کا اہتمام نہ کیا جا سکا۔

مہمانوں کا استقبال اور جلسہ کی کارروائی

۱۴ راگست کو ۵ بجے شام جلسہ شروع ہونا تھا۔ گزشتہ کئی روز سے دوز بل میں ٹھنڈی ہوا اور بارشوں کا سلسلہ جاری تھا مگر آج خدا تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے موسم میں سکون پیدا کر دیا تھا۔ مطلع تقریباً صاف تھا بارش بند تھی۔ لوگ ۴ بجے سے ہی آنے شروع ہو گئے اور ہال میں جانے سے پہلے نمائش ضرور دیکھ کر جاتے۔ لٹریچر کی خرید و فروخت اور مفت تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ نمائش پر مقرر کردہ والنٹیئرز زائرین کو ضروری معلومات بھی بہم پہنچاتے رہے۔ پرنسپل صاحب ٹی آئی احمدیہ کالج اور بعض دوسرے دوست مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ وقتِ مقررہ سے ۵ منٹ پہلے جناب گورنر جنرل صاحب تشریف لائے۔ محترم مولانا اسمٰعیل منیر صاحب خاکسار اور پریذیڈنٹ صاحب جماعتِ احمدیہ ماریشس نے آگے بڑھ کر معزز مہمان کا استقبال کیا۔ چند منٹ بعد صدرِ جلسہ جناب وزیرِ اعظم ماریشس سر سیوو ساگر رام غلام بھی تشریف لے آئے۔ انٹرنس ہال میں ملک کی دونوں ممتاز ہستیوں نے ہماری نمائش کو دیکھا۔ اس موقعہ پر محترم انچارج صاحب مشن نے کتب سلسلہ کا ایک سیٹ بطور تحفہ جناب گورنر جنرل صاحب ماریشس کی خدمت میں پیش کیا ازاں بعد گورنر جنرل اپنے خاص کیبن میں تشریف لے گئے ان کے ساتھ گورنر آف ماریشس براڈ کاسٹنگ کارپوریشن اور مالاگاسی ایمبیسیڈر بھی اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ گورنر جنرل صاحب کے ہال میں داخلہ پر ماریشس کا قومی ترانہ سنایا گیا۔ جسے تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر احترام کے ساتھ سُنا۔ بعد ازاں جناب وزیرِ اعظم صاحب کی صدارت میں جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ ہال کھچا کھچ سامعین سے بھرا ہوا تھا اوپر کی تین گیلریوں میں بھی حاضرین موجود تھے اور یہ لوگ ماریشس کے مختلف علاقوں اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھتے تھے سٹیج پر جماعتِ احمدیہ کے نمائندوں کے علاوہ ہندو اور عیسائی معززین بھی موجود تھے۔ بالخصوص کیتھولک عیسائی بشپ (آف پورٹ لوئس) کی احمدیہ سٹیج پر پہلی بار موجودگی حالات کے ایک نئے موڑ پر دلالت کرتی تھی کہ یہ لوگ بھی اب اپنے یسوع مسیح کے علاوہ دیگر انبیاء اور بانیانِ مذاہب کے حالات سننے اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔

جلسے کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو خاکسار نے سورہ فتح کے آخری رکوع کی تلاوت سے کیا۔ بعد ازاں مکرم الحاج بھائی احمد یداللہ بھنو صاحب نے یومِ پیشوایانِ مذاہب کے موضوع پر جلسہ کا تعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا کہ آج دنیا نوع در نوع مذہبی اخلاق اور نسلی مشکلات اور اختلافات سے دوچار ہے جس کے نتیجہ میں منفی قدروں نے مثبت قدروں کی جگہ لے لی ہے اور باوجود امن کی پکار کے دنیا بدامنی اور تباہی کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے۔ جماعتِ احمدیہ ماریشس نے اس ماحول کو دور کر کے فرقہ وارانہ رواداری افہام و تفہیم اور دوستی کا ماحول پیدا کرنے کے لئے آج کے جلسہ کا انعقاد کیا ہے۔ آج عالمِ انسانیت کو اسی چیز کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بانیٔ جماعتِ احمدیہ نے اپنی آخری تصنیف پیغامِ صلح میں مختلف مذاہب کے درمیان بہتر افہام و تفہیم پر بہت زور دیا ہے اور سب بانیانِ مذاہب کی عزت و توقیر کرنے کے اصول کو رائج کرنے کی تلقین فرمائی ہے پس اسی اصول کے مطابق ہم نے آج کے عظیم الشان جلسہ کا انعقاد کیا ہے۔ آپ نے مقررین کا تعارف کراتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی آیئے ہم باہمی اتحاد اور پیار و محبت اور ایک دوسرے کی عزت کے اصول کو اپنا کر آزاد ماریشس کو نہ صرف بحرِ ہند کا ستارہ ثابت کر دیں بلکہ اسے سارے بنی نوع انسان کے لئے قطب ستارہ بنا دیں۔

اس تعارفی مؤثر تقریر کے بعد جناب وزیرِ اعظم صاحب ماریشس نے اپنی صدارتی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے آج کے جلسہ پیشوایانِ مذاہب کی صدارت ایک بہت بڑی عزت افزائی ہے اور میں نے اسے اس لئے قبول کیا ہے کہ اس قسم کے جلسے کا انعقاد لائقِ تحسین ہے جس سے میری اپنی ذات اور تمام سامعین فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بالخصوص آج کے لیکچرز سے بقائے باہمی کے جذبے کو تقویت ملے گی جو ماریشس جیسے ملک کے لئے بے حد ضروری ہے۔ بیشک آج ہم اپنے ملک میں قانون اور نظم و ضبط کی عملداری چاہتے ہیں۔ ہم پیہم ترقی کے خواہاں ہیں زندگی کی جدوجہد میں ہم اپنے عوام کے لئے مسرت اور کسی حد تک اطمینان کے متمنی ہیں لیکن ایک بات بسا اوقات ہم بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا ہے ـ وہ ہے خدا کو یاد کرنا اور اپنے مذہبی پیشواؤں کی تعلیمات کو سننا خواہ وہ پیشوا ہندو مذہب کے ہوں اسلام کے یا عیسائیت کے یا بدھ مت کے ہوں۔ ان سب پیشواؤں نے ایک ہی راستے کی نشان دہی کی ہے اور وہ ہے خدا کو پہچاننا اور بنی نوع انسان

(باقی صفحہ ۹ پر)

اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کرو اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔

بہت سے لوگ خوفِ الٰہی کے الفاظ استعمال تو کرتے ہیں لیکن انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے معنی کیا ہیں

خوفِ الٰہی کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان چیزوں سے بچیں جو خدا کو ناراض کرنیوالی ہیں اور ان راہوں کو اختیار کریں جن سے وہ خوش ہوتا ہے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم تقریر

گزشتہ سے پیوستہ سال ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چالیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی

حضور نے اجتماعی دعا سے قبل فرمایا:۔

"اپنے ربّ کریم اور حیّ و قیوم خدا کے لئے ہی ہماری زندگیاں وقف ہیں اور اس کے نام سے اور اس کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہیں۔"

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی اور پرسوز دعا فرمائی

دعا کے بعد حضور نے خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ پھر ایک نکاح کا اعلان فرمایا خطبۂ نکاح سے قبل حضور نے فرمایا۔

"اس وقت میں جو باتیں اپنے عزیز بچوں اور بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ ان سے قبل میں ایک نکاح کا اعلان کرونگا۔ جمعہ کے وقت میں نے یہ اعلان کرنا تھا لیکن چونکہ ابھی فارم مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر میں یہ اعلان نہیں کر سکا۔ اس وقت میں اس نکاح کا اعلان کرونگا۔ اور پھر اپنے عزیز بھائیوں کے سامنے بعض باتیں رکھوں گا۔"

اس کے بعد حضور نے نکاح کا اعلان فرمایا اور خطبہ نکاح میں چند مختصر مگر اہم نصائح فرمائیں اور پھر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا۔

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میرے بہت ہی عزیز بچو اور بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے

یورپ کا دورہ

اس غرض سے کیا تھا کہ وہ اقوام جو اپنے رب کو بھلا چکی ہیں اس سے دور ہو گئی ہیں خالق کی محبت ان کے دلوں میں ٹھنڈی ہو چکی ہے۔ ان کو نصیحت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو غالب کرے گا محبت کے جلووں سے اگر دنیا محبت کے جلووں کی قدر کرے۔ اور قہری نشانوں سے اگر وہ محبت کے جلووں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے قہری نشان ہی دیکھنے پر تلی ہوئی ہو۔ چنانچہ الٰہی بشارت اور اس کے اذن سے اس سفر کو اختیار کیا گیا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا ایسے سامان پیدا ہوئے کہ ان لوگوں کی، ان اقوام کی توجہ ان باتوں کے سننے کی طرف اور سمجھنے کی طرف پھری۔ جو میں خدا اور اس کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر انہیں کہہ رہا تھا۔ کروڑوں انسانوں کے ہاتھ میں وہ اخبار پہنچے جن میں یہ ذکر تھا کہ میں اس دورہ پر اس لئے آیا ہوں کہ ان اقوام کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلاؤں اور انہیں بتاؤں کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم ایک ہولناک تباہی سے بچنا چاہتے ہو۔ کروڑوں آدمیوں کے کانوں میں ریڈیو کے ذریعہ میری یہ آواز پہنچی۔ اور اس کے علاوہ کروڑوں آدمیوں نے ٹیلی ویژن پر میری شکل کو دیکھا اور میری آواز کی

اس کثرت سے اشاعت ہوئی

کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس قسم کے حالات اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیدا کرے گا۔ لیکن ہمارے وہم اور ہمارے اندازے تو محدود ہیں۔ جہاں وہ پہنچتے ہیں اس سے کہیں آگے غیر محدود حد تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہر لحظہ اور ہر آن اپنے قادر ہونے اپنے مالک ہونے کا ثبوت دنیا کو دکھایا۔ دنیا اندھی ہے شائد انہوں نے دیکھا تو ہو مگر سمجھے نہ ہوں۔ لیکن ہم نے دیکھا بھی اور سمجھا بھی کہ خدا اپنے بندوں سے کس طرح پیار کا سلوک کرتا ہے اور ہمارا سر اس کے حضور جھکا ہوا ہے اور ہماری روح گداز ہے۔ اور ہمارے جسم کے ذرہ ذرہ سے اس کی حمد کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔

غور کی بات یہ ہے

کہ جب ہم دنیا میں جاتے ہیں۔ اور مختلف اقوام کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اور وہ اپنے رب کے مقام کو پہچانتے ہوئے خشیت اللہ اور خوفِ خدا اور تقویٰ اللہ اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ تو ہمارے لئے خود کتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم پہلے اپنے نفسوں کو دیکھیں اور ٹٹولیں اور معلوم کریں کہ کیا واقعی ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف۔ ہمارے دلوں میں

اللہ تعالیٰ کی خشیت

ہمارے دلوں میں تقویٰ اس حد تک مستحکم ہو چکا ہے کہ جتنا ایک احمدی مسلمان کے دل میں ہونا چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو پھر تدبیر و مجاہدہ کے ذریعہ بھی اور دعا کے ذریعہ بھی اس خوف کو۔ اللہ تعالیٰ کی اسی خشیت کو اللہ تعالیٰ کے لئے اس تقویٰ کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرف میں آپ کو آج متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سارے پروگرام کی بنیاد یہ ہے۔ جس پر ہم اپنی عمارت

کھڑا کرسکتے ہیں ۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ہم میں سے

خشیت اللہ یا اللہ کے خوف کا لفظ

یا فقرہ استعمال تو کرتے ہیں مگر خود انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اپنے بھائی کو بڑی رعونت کے ساتھ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا حالانکہ یہ فقرہ بتا رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اللہ سے بھی نہیں ڈر رہا۔ کیونکہ اللہ سے ڈرنے کا وہ مفہوم نہیں ہے جو ایک شیر یا بھیڑیے سے ڈرنے کا مفہوم ہے۔ ایک بھیڑ یا بھیڑ کے سامنے جب آتا ہے تو اس بھیڑ کے دل میں خوف کی ایک حالت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خشیت اللہ سے ہماری یہ مراد نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہماری یہ مراد ہے وہاں تو مراد ہی کچھ اور ہے۔ پس جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ اگر وہ اس فقرہ کے معنی کو سمجھتا ہو تو وہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی عاجز بندہ نہیں ہے۔ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی تذلل نہیں ہے۔ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی کم مایہ نہیں ہے۔ مَیں نے اپنے رب کی عظمت کو پہچانا اور اس کے مقام کا عرفان حاصل کیا اور مجھے پتہ ہے اور

مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں

کہ مَیں کچھ بھی نہیں سب کچھ وہی ہے کوئی طاقت ہمیں حاصل نہیں جب تک وہ ہمیں طاقت نہ دے۔ کوئی علم ہمیں حاصل نہیں جب تک کہ وہ ہمیں علم عطا نہ کرے۔ کوئی خوبی ہمیں حاصل نہیں جب تک کہ ہم اس سے اس خوبی کو حاصل کرنے والے نہ ہوں اور اسی کے فضل سے حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ کوئی حُسن ہم میں نہیں جب تک کہ اس کے حسن کا پرتو ہم پر نہ ہو اور احسان کرنے کی کوئی قوت ہم میں نہیں جب تک کہ وہ محسن حقیقی ہمیں یہ قوت عطا نہ کرے کہ ہم اس کے بنے اور اس کی خاطر اس کے بندوں اور اس کی

مخلوق پر احسان کرنے والے ہوں

تو سوائے اللہ کے مَیں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس کے تو یہ معنے ہیں جو مَیں نے بیان کئے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک بچہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو اور کہے کہ میں سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے اے میرے باپ مَیں ادب واحترام کی وہ چادر پھاڑ دوں گا۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کو کہے کہ چونکہ مَیں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے مَیں تجھ پر شفقت کا ہاتھ نہیں رکھوں گا۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ کوئی استاد اپنی کلاس کو یہ کہے کہ چونکہ سوائے اللہ کے مَیں کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے مَیں تمہیں اتنا ماروں گا اتنا ماروں گا کہ بے ہوش کر دوں گا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی شاگرد کلاس میں اپنے استاد سے کہے کہ چونکہ مَیں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے تمہارے ہاتھ میں جو سوٹی ہے اس کی مَیں کیا پرواہ کرتا ہوں۔ تم میری طرف سوٹی اٹھاؤ گے تو مَیں تمہیں اٹھا کر زمین پر دے ماروں گا۔ غرض اس فقرہ کے کہ مَیں اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا وہ معنے نہیں جو مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں۔

لغوی لحاظ سے بھی

خوف کا لفظ

جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ مفردات راغب میں ہے

یُرَادُ بِهِ الْكَفُّ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَتَحَرِّي الطَّاعَاتِ.

کہ جب یہ کہا جائے کہ مَیں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا یا جب یہ سمجھا جائے اور دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میرے دل میں اس کا خوف اور اس کی خشیت پیدا ہو گئی ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میرے دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو گئی ہیں، ایسے جذبات پیدا ہو گئے ہیں، ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ میں ان چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہیں اور ان راہوں کو اختیار کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق پاتا ہوں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ یہ معنے ہیں لغوی لحاظ سے لفظ خوف کے

غرض جب ہم غیر مسلم اقوام کو (وہ عیسائی ہوں یا دہریہ ہوں یا لامذہب ہوں یا بدمذہب ہوں) یہ کہتے ہیں کہ

تم اپنے ربّ کی طرف رجوع کرو

اور اس سے ڈرو تو اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے کہ تم ہر اس کام سے بچو۔ جس کو وہ پسند نہیں کرتا اور ہر اس کام کے کرنے کی کوشش کرو جس کے متعلق وہ چاہتا ہے کہ تم کرو۔ یعنی نیکیوں کے کرنے کی کوشش کرو اور گناہوں اور بدیوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ جب ہم انہیں یہ کہتے ہیں تو وہ ہم سے یہ امید رکھتے ہیں (اور خود ہمیں بھی یہ احساس ہونا چاہیئے) کہ ہمارے دل میں بھی خوف اور اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو جائے ورنہ ایسے شخص کے منہ سے یہ فقرہ زیب نہیں دیتا جس کا دل خدا کے خوف اور اس کی خشیت سے عاری ہو۔

مَیں آج اپنے عزیز بچوں اور بھائیوں کو

اس بنیادی حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرو اور ان بنیادوں پر ہی خدام الاحمدیہ کے سارے کاموں کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ اگر بنیاد نہ ہو تو پھر آپ ہوائی قلعے تو بنا سکتے ہیں لیکن وہ مضبوط قلعے نہیں بنا سکتے۔ جن کے متعلق بعض دفعہ خدا تعالیٰ یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان قلعوں میں پناہ گزین ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اس قلعہ میں پناہ گزین ہو سکتے ہیں۔ صرف وہ قلعہ آپ کے دین کی حفاظت کر سکتا ہے۔ صرف وہ قلعہ دشمن کے حملوں سے آپ کے لائے ہوئے اسلام کو بچا سکتا ہے۔ صرف اس قلعہ سے جوابی اور جارحانہ حملہ کیا جا سکتا ہے۔ جو

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر

اور اللہ کے خوف اور خشیت کی بنیادوں کے اوپر کھڑا کیا جائے جو قلعہ ہوا میں بنایا جائے اس کے نتیجہ میں خیالی پلاؤ پکائے بھی جا سکتے ہیں اور شاید کھائے بھی جا سکیں۔ لیکن خیالی پلاؤ نے نہ آپ کو فائدہ دینا ہے اور نہ دنیا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ان بنیادوں کو مضبوط کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہر شخص کے لئے انفرادی طور پر اور جماعت کے لئے بحیثیت جماعت خصوصاً آنے والی نسلوں کو اس طرح تربیت دینا کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور خشیت اللہ سے وہ معمور ہوں۔ بڑا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارا کام ایک نسل پر پھیلا ہوا نہیں بلکہ کئی نسلوں نے اس کی تکمیل کرنی ہے۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ

ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے

تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑے کا احترام کریں گے۔ کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بڑے کا احترام نہیں کرتا وہ میری فوج کا سپاہی نہیں۔ جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم چھوٹوں پر شفقت کرنے والے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور رحم کی نگاہ سے انہیں نہیں دیکھتا۔ اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کرتا۔ وہ میری فوج کا سپاہی نہیں ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ کیسی بھی حالت ہو جس میں ہم اپنے آپ کو پائیں۔ ہم جھوٹ کی راہ کبھی اختیار نہیں کریں گے۔ پختگی کے ساتھ صدق اور سداد پر قائم ہوں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ ہم دنیا سے بدی کو مٹائیں گے اور دنیا کے دل سے بتوں کو نکال کر باہر پھینک دیں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ قرآن کریم کے سب حکموں پر ہم عمل کریں گے۔ اور دوسروں سے قرآن شریف کی شریعت پر عمل کروائیں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ

ہمیں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے

ہم سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی شیطانی آواز پر لبیک کہنے والے نہیں۔ صرف اپنے اللہ کی آواز پر ہم کان دھرتے اس کو سنتے اور اس کی اطاعت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل اپنے اللہ کے خوف سے بھرے ہوئے ہیں تو ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے رسول نے ہمیں جو کہا اور ہم سے جس رنگ میں اطاعت کا مطالبہ کیا۔ اس رنگ میں ان باتوں میں ہم اس کی اطاعت کریں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے رسول کے خلفاء کی معروف اوامر میں کامل اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت ہمارے دل میں ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو جماعت اپنے ہاتھ سے قائم کی ہے۔ ہم اس کی ترقی کے لئے اس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ معنی ہیں اللہ تعالےٰ کے خوف کے۔

اللہ تعالےٰ کے خوف کے یہ معنی نہیں

کہ یہ کہہ دیا کہ ہم خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور پھر سمجھ لیا کہ اب ہم مادر پدر آزاد ہو گئے ہیں۔ ہم اس اعلان کے ساتھ ہزار بندشوں میں جکڑے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے سینکڑوں احکام ہیں (سات سو سے بھی اوپر احکام ہیں) اگر تم میں سے کوئی شخص دیدہ دانستہ ان میں سے ایک حکم کو بھی توڑتا ہے۔ اور ایک حکم کے تعلق میں بھی حکم عدولی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کے دل میں اپنے رب کا کوئی خوف نہیں ہے اور خشیت اللہ نہیں ہے۔ پس اے میرے پیارے بچو اپنے دل میں اللہ کا خوف پیدا کرو۔ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ سوائے عاجزانہ راہوں کے اور کوئی راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ اگر آج آپ اپنے دل میں حقیقی معنی میں اپنے اللہ کا خوف پیدا کریں۔ اور خشیت اللہ آپ کے دلوں میں قائم ہو جائے تو پھر آپ کے لئے عاجزانہ راہوں کا اختیار کرنا آسان ہو جائے گا۔ اور پھر آپ پر اللہ تعالےٰ کے اتنے فضل اور اتنی رحمتیں نازل ہوں گی۔ کہ آپ کی نسلیں بھی ان کو شمار نہیں کر سکیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل جماعت احمدیہ ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کے پیار کے جلوے دیکھ رہی ہے۔ اور ایک مومن دل ایک خوف رکھنے والا دل جب بھی

اللہ تعالےٰ کے پیار کا جلوہ

دیکھتا ہے تو اس کا سر اپنے رب کے حضور اور بھی جھک جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو یہ معلوم ہے کہ میرا کیا مقام ہے نیستی کا اور بے مائیگی کا اور اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ میرے رب کا کیا مقام ہے۔ علو اور عظمت اور جلال کا۔ وہ حیران ہوتا ہے کہ میرے جیسے نالائق پر اللہ تعالےٰ کس طرح پیار کے جلوے، رحمت کے جلوے، فضل کے جلوے، احسان کے جلوے ظاہر کر رہا ہے۔ ہر کام میں وہ اس کا ممد ہو جاتا ہے۔ ہر مصیبت کے وقت وہ اس کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ ہر ضرورت کے وقت وہ اس کی نصرت کرتا ہے۔ اور ایک احمدی کے دل میں جو یہ خواہش ہے کہ خدا کرے کہ اسلام جلد تر تمام دنیا میں غالب آ جائے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کی نہایت ہی حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اتنے عظیم نتائج پیدا کر رہا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور کوئی فلسفہ اس کی حکمت کو بیان نہیں کر سکتا۔

غرض خدا تعالےٰ ہر آن آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش کر رہا ہے اور اس بارش میں (یعنی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش میں) تیزی اور شدت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور انسان جب سوچتا ہے تو اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ

اب وقت آگیا ہے

کہ ہم انتہائی قربانیاں اس کے حضور پیش کر دیں۔ تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور ہمیں اپنا مدعا حاصل ہو جائے۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ وہ زبانیں جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والی تھیں۔ ان زبانوں کو خدا کے فرشتوں نے ان موہنوں سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور ان کی جگہ ان زبانوں کو ان موہنوں میں رکھ دیا۔ جن زبانوں سے ہر وقت درود نکل رہا ہے۔ وہ دل جو ظلمت میں بھٹک رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے الٰہی تصرف سے ان دلوں میں اپنے نور کو بھر دیا۔ ہر طرف اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔ ہر دل اللہ کے نور سے منور ہو۔ اور ہر ذہن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسان کے نیچے اپنی گردن جھکا رہا ہو۔ اور آپ پر درود بھیج رہا ہو۔ پس

ہر وقت میرے دل میں یہ تڑپ ہے

کہ اسلام کے لئے یہ انتہائی قربانیوں کا وقت ہے کیونکہ انتہائی فتوحات کا زمانہ ہمارے سامنے ہے وہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ فتوحات تو ہمارے سامنے نظر آ رہی ہیں۔ لیکن ان فتوحات۔ اور ہمارے درمیان ہماری کمزوریاں حائل ہیں اگر آج ہم اپنی کمزوریوں کو دور کر دیں۔ اگر آج ہم اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اگر آج ہم چند لمحوں کی اس دنیوی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابدی حیات کے طالب بنکر اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دینے لگ جائیں۔ تو وہ دن دور نہیں جب ہم دیکھیں گے کہ

ساری دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے

اور ہر گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی ہے اور ہر زبان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہی ہے اور ہر دل اور ہر روح اور جسم کا ہر ذرہ اپنے رب کے حضور شکر کے سجدے بجا لا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

اب میں رخصت چاہتا ہوں آپ ہمیشہ ہی اپنے رب کی امان اور اسی کی حفاظت میں رہیں۔ اور اس کے فضلوں کے وارث ہوتے رہیں؛

زعماء انصار اللہ — تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ ۲۰ نبوک (نومبر) تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بزرگانِ اسلام

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام ابوحنیفہ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہے آپ کا خاندان فارس کا رہنے والا تھا۔ آپ کے پردادا زُوطی نے جن کا اسلامی نام نعمان تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا اور اس کے تھوڑے دن بعد انہوں نے فارس سے ہجرت کر کے کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ کا خاندانی پیشہ بزازی تھا اور ریشمی کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ یہی کاروبار آپ نے ساری عمر جاری رکھا۔ آپ کی معاشی حالت ہمیشہ اچھی رہی۔ اور فارغ البالی سے اسلام کی خدمات بجالاتے رہے۔ یہ بات تاریخی لحاظ سے ثابت ہے کہ امام صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور خادم خاص حضرت انس بن مالک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت انس بن مالک کا وصال ۹۳ ہجری میں کوفہ میں ہُوا۔ اس بناء پر آپ کو تابعین کے طبقہ میں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے جو نام سے زیادہ مشہور ہے آپ کی اولاد میں سے کسی کا نام حنیفہ نہ تھا۔ دراصل یہ کنیت وصفی معنی کے اعتبار سے ہے یعنی ابوالملۃ الحنیفۃ یعنی موحد ملت کا باپ۔ اسی نسبت سے حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنی کنیت ابوحنیفہ اختیار کی۔

حضرت امام ابوحنیفہ جب ۲۰ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے دل میں بڑے زور سے تحصیل علم کی تحریک پیدا ہوئی۔ اس وقت ممالک اسلامیہ میں کوفہ، بصرہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے شہر علوم و فنون کا مرکز تھے۔ امام صاحب نے ان شہروں میں علوم حدیث و روایت۔ فقہ اور علم کلام کی تحصیل بڑے بڑے نامور اساتذہ سے کی تقریباً کوفہ میں کوئی ایسا محدث اور عالم باقی نہ تھا جس کے سامنے آپ نے زانوئے تلمذ تہ کیا ہو۔ اسی طرح بصرہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی درسگاہوں میں آپ نے مشہور علماء سے تحصیل علوم کی۔ چنانچہ آپ کے اساتذہ میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، حماد بن ابی سلیمان، عطا بن ابی رباح امام شعبی، عروہ بن ہشام ایسے نامور بزرگ شامل ہیں۔ الغرض دیگر علوم کے علاوہ علم حدیث میں آپ نے خاص مقام حاصل کیا۔ چنانچہ امام ذہبی نے حفاظ حدیث کے حالات میں جو کتاب لکھی ہے اس میں امام ابوحنیفہ کے حالات بھی لکھے ہیں۔ اور امام صاحب کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ "فقہ کی تدوین" ہے جس کے آپ بانی اور موجد ہیں۔ حقیقتاً اس وقت اس کی ضرورت بھی تھی۔ یہ دوسری صدی ہجری کا دور تھا۔ اسلامی فتوحات چاروں طرف وسعت اختیار کرتی چلی جا رہی تھیں مختلف اقوام حلقہ بگوش اسلام ہو چکی تھیں۔ اور بڑی سرعت سے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ تمدن، معاشرت، عبادات و معاملات اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں نئے سے نئے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ ضرورت تھی کہ کوئی ایسا ربانی عالم اور راسخ فی العلم وجود کھڑا ہو جو نہ صرف احادیث و روایات پر عبور رکھتا ہو بلکہ درایت، فہم و فراست، قوت، اجتہاد اور استنباط مسائل قرآنی میں کامل دستگاہ کا حامل ہو۔ اور ان مسائل کا حل پیش کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ضرورت کو باحسن وجوہ پورا کیا اور اپنی خداداد قابلیت سے کام لے کر ایک عظیم الشان مجموعہ قوانین مرتب کیا جو وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا تھا۔

آپ نے اس عظیم کام کی سرانجام دہی کے لئے اپنے شاگردوں میں سے ایسے قابل ترین اور نامور اشخاص کا انتخاب کیا جو خاص خاص علوم میں استاد تسلیم کئے جاتے تھے اور ان سے مل کر فقہ کی تدوین کی۔ امام طحاوی نے آپ کے ان شاگردوں کی تعداد چالیس بتائی ہے۔

تدوین کا طریق یہ تھا کہ کسی خاص باب کا کوئی مسئلہ مجلس میں پیش کیا جاتا تھا اگر اس کے جواب میں سب لوگ متفق الرائے ہوتے تو اسی وقت قلمبند کر لیا جاتا تھا۔ نہایت آزادی سے بحثیں ہوتیں۔ امام صاحب درمیان میں بیٹھے غور و تحمل سے سب کی تقریریں سنتے اور آخر میں اپنا فیصلہ سناتے جو ایسا جچا تلا ہوتا کہ سب کو تسلیم کرنا پڑتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ امام صاحب کے فیصلہ کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی آراء پر قائم رہتے اس وقت وہ مختلف اقوال قلمبند کر لئے جاتے۔ اس کا التزام تھا کہ جب تک تمام شرکائے مجلس جمع نہ ہو لیں کسی مسئلے کو طے نہ کیا جائے۔ اس طرح ۳۰ سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا۔ امام صاحب کی اخیر عمر قید خانہ میں گزری مگر اس حال میں بھی یہ سلسلہ برابر جاری رہا یہ مجموعہ جو ہزاروں مسائل پر مشتمل تھا ایک مدت سے ناپید ہو چکا ہے لیکن قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن نے جو امام صاحب کے نامور شاگرد تھے۔ انہی مسائل کو توضیح و تفصیل سے لکھا اب امام محمد اور قاضی ابو یوسف کی تالیفات حقیقتاً امام صاحب کے مسائل ہی کا ذخیرہ ہیں۔ اس مجموعہ نے امام صاحب کی زندگی ہی میں حسن قبول کا مقام حاصل کیا اور بڑی تیزی سے اسلامی ممالک میں پھیل گیا۔

دُروں کی سزا

بنو امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے زمانہ میں یزید بن عمر بن ہبیرہ عراق کا گورنر تھا اس نے امام ابوحنیفہ کو بلا کر ملکی عہدہ پر فائز کرنا چاہا۔ انہوں نے صاف انکار کیا۔ یزید نے غصہ میں آ کر حکم دیا کہ ان کو روزانہ دس درے مارے جائیں چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ مگر امام صاحب کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ آخر مجبور ہو کر یزید نے دس روز میں سو درے مار کر چھوڑ دیا۔

قید کی سزا

عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو بغداد بلا کر عہدۂ قضا پیش کیا مگر آزاد ماحول میں اسلام کی جو اعلیٰ خدمات آپ بجالا رہے تھے عہدہ قضا کی پابندیوں میں رہ کر ان کا کما حقہا بجالانا ناممکن تھا۔ اس لئے آپ نے معذوری ظاہر کی اور عہدہ قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس پر منصور نے آپ کو قید کر دیا۔ ۱۴۶ھ میں آپ کو قید کیا گیا۔ اور منصور نے قید خانہ میں ہی آپ کو زہر دلوا دی۔ جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کیا اور اسی حالت میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کا سال ۱۵۰ ہجری ہے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی جنت النعیم۔

اخلاق و عادات

امام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حسن سیرت کے ساتھ حسن صورت بھی عطا فرمایا تھا۔ آپ میانہ قد۔ خوشرو اور موزوں اندام تھے۔ گفتگو نہایت شیریں اور آواز بلند اور صاف تھی۔ تجارت اور اکتساب مال سے آپ کا مقصود زیادہ تر خدمت خلق تھا۔ شاگردوں میں جس کو تنگ حال دیکھتے اس کی ضروریات زندگی کی کفالت کرتے۔ فیاضی اور سخاوت آپ کے اخلاق کا خاص جزو تھا۔ بندگان خدا کی ہمدردی اور غم گساری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

آپ رقیق القلب، متواضع اور حلیم تھے۔ نہایت مرتاض اور زاہد تھے۔ ذکر و عبادت میں آپ کو مزہ آتا تھا اور بڑے ذوق و خلوص سے عبادات بجالاتے تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ نماز میں اور قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اتنی رقت طاری ہوتی کہ گھنٹوں رویا کرتے۔ مصائب اور حکام کی اذیتوں اور سختیوں کو استقلال سے برداشت کرتے نہایت مضبوط دل رکھتے تھے بات نہایت کم کرتے اور غیر ضروری باتوں میں کبھی دخل نہ دیتے

حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں امام ابوحنیفہ کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امام ابوحنیفہ کی شان میں فرماتے ہیں:-

۱۔ "اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلّم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۲۲۰)

۲۔ مباحثہ لدھیانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب ہو کر فرمایا:-

"آپ کو امام صاحب کی شان معلوم نہیں وہ ایک بحر اعظم تھا اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے۔ امام بزرگ کو حضرات کمالات علمیہ آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں ید طولیٰ تھا خدا تعالیٰ مجدد الف ثانی پر رحمت کرے انہوں نے مکتوبات ص ۳۰۷ میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب کی آنے والے مسیح کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔" (الحق لدھیانہ ص ۹۹)

اللہ تعالیٰ حضرت امام ابوحنیفہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرتبہ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد)

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرنا سنگین گناہ ہے

یوں تو تجارت میں ہر قسم کی بددیانتی حرام ہے۔ لیکن کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنا ہر لحاظ سے سنگین گناہ ہے جس سے قرآن حکیم میں بڑی تاکید سے منع فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے — "لوگوں کو انکی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو ـــــ" اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اللہ کی دی ہوئی بچت تمہارے لئے کافی ہے اگر تم مومن ہو"۔

گویا قرآن کریم نے تجارت میں ان تمام طریقوں سے منع کیا ہے جن سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنا نقصان پہنچانے والے دوسرے تمام طریقوں سے زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو صرف مالی نقصان ہی نہیں پہنچتا بلکہ ملاوٹ والی چیزیں کھانے سے ان کی صحت و تندرستی کو نقصان پہنچکر انہیں طرح طرح کی جانی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑتی ہیں جن کے علاج پر ان کا مزید روپیہ برباد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ملاوٹ والی خوراک سے بعض لوگ عمر بھر کے لئے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ ملاوٹ کرنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ حرام کے چند روپے حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے بھائیوں کو کیسے کیسے نقصانوں اور دکھوں میں مبتلا کر رہے ہیں جب اللہ تعالےٰ ان کے ان ظلموں کا حساب لے گا تو وہ اس کے حضور کیا جواب پیش کر سکیں گے۔

ملاوٹ کرنے والوں کے ایمان کو ایک اور طریقے سے بھی نقصان پہنچتا ہے۔ جھوٹ بول بول کر لوگوں کو اپنی چیز کے خالص ہونے کا یقین دلاتے رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹی قسمیں کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے قرآن حکیم نے ایسے لوگوں کی بات ماننے سے منع فرمایا ہے۔

ایک روز حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلے کے ایک ڈھیر پر گذر ہوا اس میں ہاتھ مار کر دیکھا تو آپ کی انگلیوں میں تری محسوس ہوئی۔ آپ نے غلے والے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غلے کو تر نہیں کیا بلکہ مینہہ سے تر ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا "تو بھیگے ہوئے غلے کو تو نے اوپر کی طرف کیوں نہیں رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے جو شخص دھوکہ دے وہ میرے طریقہ پر نہیں"۔

اس فرمانِ نبوت کی روشنی میں ملاوٹ کرنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ جب بھیگے ہوئے غلے کو ظاہر نہ کرنا اتنا بڑا جرم ہے تو وہ ملاوٹ کا ظلم کرکے کتنا بڑا گناہ کر رہے ہیں۔ ملاوٹ کرنے والا شخص ہوس میں اندھا ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ ملاوٹ سے اسے فائدہ ہو رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ صنعت و تجارت میں کسی قسم کی بددیانتی کرکے دوسروں کو وہی لوگ نقصان پہنچاتے ہیں جو آخرت کے یوم جزا و سزا کے عقیدے اور خدا کے حضور اپنے اعمال کا حساب دینے کی طرف سے غافل اور بے پروا رہتے ہیں۔ ورنہ وہ لوگوں کو نقصان پہنچانے سے ضرور بچتے خصوصیت سے ملاوٹ ایسا سنگین ظلم وہ کبھی نہ کرتے جس کے نقصانات دوسری بددیانتیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

حالانکہ یہ محض ایک دھوکہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملاوٹ میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے اس ظلم سے ایک تو اس کا ضمیر میلا ہو کر اس کے دل کا سکون و اطمینان برباد کر دیتا ہے دوسرے اس کا اعتبار جاتا رہتا ہے تیسرے رزق حلال کی برکت سے اسے نیک اعمال کی جو توفیق عطا فرمائی جاتی تھی رزق حرام کی بدولت وہ اس سے چھین لی جاتی ہے چوتھے لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت نہیں رہتی۔ پانچواں اور سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے اور آخرت میں اُسے حقوق العباد کے ضائع کرنے کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔

ملاوٹ کرنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ جس مال کی ہوس میں وہ ملاوٹ ایسے سنگین گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں کیا ان کو یقین ہے کہ وہ اس مال سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ کیا وہ نہیں سوچتے کہ موت کا اچانک حملہ کسی وقت ان کے ہاتھوں سے ان کا مال اور ان کے دل سے ان کی جھوٹی خوشی کو آناً فاناً علیحدہ کر دے گا۔ اور اس کے باوجود خدا کے حضور ان کو اس مال کے بارے میں جواب دہی کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:۔

"قیامت کے دن تم سے سب نعمتوں کا حساب لیا جائے گا"

اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"یعنی انسان سے موت کے وقت سارا مال لے لیا جائے گا اور اس کے باوجود اسے سارے مال کا حساب بھی دینا پڑے گا"

تجارت میں دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہشیں اور کوششیں کوئی بری بات نہیں لیکن اس مقصد کے لئے دوسروں سے اچھا مال پیش کرنے کا اصول اختیار کرنا چاہیئے نہ یہ کہ چیزوں میں ملاوٹ کرکے ان کے دام گرا کر انہیں دوسروں سے زیادہ پیمانے پر بیچنے کی کوشش کی جائے جس کے نتیجے میں تجارت میں آگے بڑھنے کی کوشش بددیانتی میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔ ملاوٹ کرنے والا شخص قیمت وصول کرتے وقت گاہک سے ایک کھوٹا پیسہ لینے کا بھی روادار نہیں ہوتا۔ لیکن ملاوٹ کے ذریعے بہت سی کھوٹی بلکہ مضر چیزیں اسے دے دیتا ہے کیا یہ پورا لینے کے باوجود کم دینے کی وہی بدترین صورت نہیں جس سے قرآن کریم نے ویل للمطففین کے الفاظ کہکر منع فرمایا ہے۔

یعنی افسوس ہے اور برا انجام ہے ان لوگوں کا جو دوسروں کا حق ادا کرنے میں کمی کرتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچاتے ہیں ملاوٹ کرنے والے لوگ اپنی دنیا اور آخرت برباد کرنے کے ساتھ اپنے ملک اور اپنی قوم کو بھی شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم منشی غلام محمد صاحب پنشنر آف موضع جھگہ بھیرہ مورخہ تین اور چار ستمبر ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب کو عشاء کی نماز اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہونے کے بعد نیند کی حالت میں اپنے مولیٰ کریم کے پاس جا پہنچے محترمہ والدہ صاحبہ نے تہجد کی نماز کے لئے جگانے کی کوشش کی مگر ان کی روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ محترم اباجان مرحوم و مغفور کی عمر ۸۵ سال کی تھی ؎

مرا از عمر ہشتاد و پنج رفت از ایں دیرپا … ز اقبال مے آید مرا رفت

والد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد دل سے مصدق ہو گئے تھے اور ایمان لے آئے مگر بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر کی۔

موصی تھے۔ ان کو امانتاً اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت اباجان مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمادے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمادے اور خود متولی ہو۔ آمین ثم آمین

(ملک محمد حنیف پی آئی اے انجینئرنگ لاہور)

۲۔ میرے ماموں جان ملک حبیب اللہ خان صاحب فروٹ مرچنٹ بیرون موری گیٹ لاہور مورخہ ۹/۹/۶۹ بروز منگل بوقت ایک بجے شب بعمر ۵۳ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نہایت متقی اور تہجد گزار تھے مہمان نوازی میں خاص کمال رکھتے تھے نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں میں بھی نہایت مقبول تھے۔ مرحوم کا جنازہ بوجہ موصی ہونے کے لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا اور بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکا حافظ و ناصر ہو آمین

(ملک لطیف احمد سرور ایم اے۔ بی ایڈ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا شاندار نتیجہ

آرٹس گروپ میں سو فیصد طلباء کی کامیابی

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے امسال ادارہ ہذا کی طرف سے میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کا نتیجہ انتہائی شاندار رہا۔ آرٹس گروپ میں ۲۷ طلباء نے امتحان دیا جو سب کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ۔

سائنس گروپ میں ۴۸ طلباء نے امتحان دیا جن میں سے ۸ طلباء فیل ہوئے (لیکن انہیں بھی سپلیمنٹری امتحان دینے کی اجازت ہے جو اکتوبر میں ہوگا) اور ۹ طلباء کا نتیجہ بورڈ کی طرف سے ابھی موصول نہیں ہوا۔ امید ہے یہ سب طلباء کامیاب ہوں گے انشاء اللہ۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں سے ۲۳ نے فرسٹ ڈویژن ۴۷ نے سیکنڈ ڈویژن اور صرف ۱۷ طلباء نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ تقریباً ۸ طلباء کا وظیفہ متوقع ہے۔ ایوب اقبال احمد (آرٹس گروپ) ۷۴۵ نمبر لے کر سکول بھر میں اول رہے۔

حبیب الرحمان ملک
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

آرٹس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۵۰۱۰۰	ایوب اقبال احمد	۷۴۵	I
۵۰۱۰۱	محمد حسین	۵۲۷	II
۲	خالد محمود	۴۲۵	II
۳	حبیب اللہ	۴۹۰	II
۴	محمد اسحٰق	۴۹۶	II
۵	منیر احمد عابد	۴۹۷	II
۶	کوثر احمد باجوہ	۴۳۹	II
۷	رفیع الدین خان	۳۲۳	III
۸	نصیر احمد	۴۷۷	II
۹	ظفر اقبال	۴۷۲	II
۱۰	مشتاق احمد	۴۵۱	II
۱۱	شفیق احمد عاصم	۴۴۶	II
۱۲	مستجاب احمد	۳۸۳	III
۱۳	خالد جبار	۳۸۷	III
۱۴	محمود احمد انجم	۵۱۱	II
۱۵	عبد الحی	۴۹۸	II
۱۶	سلیم احمد	۴۳۸	II
۱۷	حامد نذیر	۳۱۵	III
۱۸	مختار احمد	۳۸۹	III
۱۹	محمد سلیم ضیاء	۴۴۷	II
۲۰	مجید احمد سولنگی	۴۱۹	II
۲۱	محمد یوسف	۴۴۱	II
۲۲	محمود احمد	۳۷۶	III
۵۰۱۲۳	محمد اشرف	۵۲۲	II
۵۰۱۲۴	سلطان احمد	۴۵۲	II
۵۰۱۲۵	امتیاز احمد	۴۲۷	II
۵۰۱۲۶	عبد الخالق	۳۹۹	III

سائنس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۳۷۳۶۶	میر عبد السلام	۶۹۳	I
۶۷	محمد اقبال	۷۳۴	I
۶۸	عبد السلام باسط	۵۱۸	II
۶۹	محمد اسلم ناصر	۵۵۵	I
۷۰	منیر احمد نوید	۵۴۷	I
۷۱	ایم صلاح الدین	۶۱۲	I
۷۲	محمد اقبال جاوید	۵۲۶	II
۷۳	ظہیر احمد فاروقی	۵۳۵	II
۷۴	مرزا منیر احمد	۵۷۹	[illegible]
۷۵	ملک منور احمد	۴۷۷	II
۷۶	لطیف احمد طاہر	۴۷۹	II
۷۷	منور اقبال شہباز	۵۰۶	II
۷۸	محمود احمد ناصر	۵۲۵	II
۷۹	محمد اشرف	۶۳۸	I
۸۰	لیاقت علی خان	۵۷۶	I
۸۱	نسیم احمد بھٹی	نتیجہ بعد میں	-
۸۲	نسیم مہدی	نتیجہ بعد میں	-
۸۳	ظہیر احمد خان	۷۲۷	I
۸۴	تنویر احمد کیفی	نتیجہ بعد میں	-
۸۵	بشیر احمد تبسم	۵۶۷	I
۸۶	ظفر محمود	۶۹۱	I
۸۷	محمد اکرام	۷۲۸	I
۸۸	ملک امجد حسین	۷۱۸	I
۸۹	نصیر احمد گورایہ	کمپارٹمنٹ ریاضی ر	
۳۷۳۹۰	اشرف علی چوہدری	۶۰۵	I
۳۷۳۹۱	سلیم الدین خان	۵۳۲	II
۹۲	مبشر احمد طاہر	۵۷۶	I
۹۳	نسیم احمد چوہدری	۵۲۶	II
۹۴	مسعود احمد مرزا	۵۰۲	II
۹۵	محمد ادریس	۵۵۳	I
۹۶	مرید احمد حمید	نتیجہ بعد میں	-
۹۷	محمد اسلم بھروانہ	نتیجہ بعد میں	-
۹۸	انیس احمد فاروق	۴۵۰	II
۹۹	نصیر احمد چیمہ	۵۰۶	II
۳۷۴۰۰	سعید احمد سہیل	نتیجہ بعد میں	-
۳۷۴۰۱	رفیق الرحمان	۳۷۷	III
۲	عبد الحمید خان	۵۱۶	II
۳	شاہد محمود	۳۵۶	III
۴	مبارک احمد بھٹی	۵۷۲	I
۵	ملک گلزار احمد	۵۰۶	II
۶	محمد سلطان	۴۲۰	II
۷	محمد اکرم	۵۲۳	II
۸	رفیق احمد	۶۳۹	I
۹	مانک علی	۵۷۲	I
۳۷۴۱۰	محمد ابراہیم	۴۳۵	II
۱۱	رفیع الرحمان	۵۷۳	I
۱۲	مسعود احمد ایاز	نتیجہ بعد میں	-
۱۳	عصمت اللہ	۴۹۳	II
۱۴	محمود احمد طاہر	۶۶۶	I
۳۷۴۱۵	ابرار احمد طاہر	۷۱۰	I

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۳۷۴۱۶	فضل الٰہی طاہر	نتیجہ بعد میں	
۱۷	فضل احمد	"	
۱۸	ملک نقی اللہ خان	"	
۱۹	محمود احمد بھٹی	"	
۲۰	سید افتخار حسین	۴۲۶	II
۲۱	مبشر احمد خالد	۵۳۵	II
۲۲	محمد اکرم	۴۹۹	II
۲۳	عارف حسین چیمہ	کمپارٹمنٹ ریاضی و فزکس	
۲۴	بشیر احمد خان	۴۸۶	II
۲۵	مشتاق احمد اظہر	۴۷۰	II
۲۶	مسعود احمد	۵۱۴	II
۲۷	نعیم احمد	۵۰۲	II
۲۸	طارق محمود	۵۱۱	II
۲۹	مقصود احمد نسیم	۴۵۲	II
۳۰	محفوظ اللہ خان	نتیجہ بعد میں	-
۳۱	مشہود احمد	۵۳۳	II
۳۲	مسعود احمد	نتیجہ بعد میں	-
۳۳	عبد المجید	نتیجہ بعد میں	-
۳۴	محمد نواز	۴۵۲	II
۳۶	محمد عبد اللہ	۵۱۳	II
۳۷	جاوید احمد ایوب	۵۲۰	II
۳۸	جاوید صادق	۴۰۰	III
۳۹	عبد الباسط قریشی	۵۱۹	II
۴۰	خادم حسین	-	کمپارٹمنٹ ریاضی
۴۱	انعام الٰہی	۴۸۲	II
۴۲	نعیم احمد خالد	۵۵۶	I
۴۳	محمد افضل چیمہ	۵۲۵	II
۴۴	اختر علی خان	۶۲۰	I
۴۵	داؤد احمد	۴۲۴	II
۴۶	بشیر احمد عارف	نتیجہ بعد میں	-
۴۷	خان منہاس	۵۷۹	I
۴۸	اعزاز رسول کوکب	۴۳۵	II
۴۹	صدیق احمد	۴۲۶	II
۵۰	محمد اشرف خالد	۵۷۲	I
۵۱	منصور احمد	۵۲۵	II
۵۲	نصر اللہ خان	۴۲۵	II
۵۳	مرزا خالد عثمان بیگ	۴۹۹	II
۵۴	مشتاق احمد باجوہ	۴۶۱	II
۵۵	عبد السلام حمید	۴۲۶	II
۵۶	صلاح الدین محمود	کمپارٹمنٹ انگریزی و فزکس	
۵۷	نادر خان	۵۳۳	II
۵۸	نصیر احمد	۴۶۱	II
۵۹	شمیم عسکری	۶۱۶	I
۶۰	منور احمد صادق	۴۷۳	II
۶۱	محمد جمیل احمد	۵۲۱	II
۶۲	محمد عارف	۳۷۰	III
۶۳	عبد الرؤف بھٹی	نتیجہ بعد میں	-
۶۴	ملک عبد الباری محمود	۵۶۶	I
۶۵	محمد خالد اقبال	۶۱۸	I
۶۶	ظفر علی خان	۶۲۹	I
۳۷۴۶۷	منور احمد ساہی	۳۰۶	III
۶۸	عزیز احمد طاہر	۶۱۱	I
۶۹	مرزا مظفر احمد	۵۴۲	I
۷۰	نصیر احمد	۵۹۳	I
۷۱	محمد طارق جاوید	۴۶۵	II
۷۲	آر منور احمد	۵۶۰	I
۷۳	محمد نعیم خالد	۴۷۳	II
۷۴	محمود احمد خان	نتیجہ بعد میں	-
۷۵	عبد الجلیل ظفر	۴۳۷	II
۷۶	فضل محمود مفتی	۵۱۲	II
۷۷	شفاعت پرویز	نتیجہ بعد میں	-
۷۸	ملک ریاض احمد	۳۸۵	III
۷۹	صلاح الدین	نتیجہ بعد میں	-
۸۰	نعیم احمد	۳۵۲	III
۸۱	محمد شفیع	۵۰۷	II
۸۲	محمد صادق	۵۴۹	I
۸۳	مبشر احمد سعید	۴۴۷	II
۸۴	رمضان علی	۴۱۵	II
۸۵	سعید احمد باجوہ	کمپارٹمنٹ اردو و ریاضی۔	
۸۶	عبد الرحمٰن انجم	۶۲۹	I
۸۷	عبد المتین چیمہ	۴۲۴	II
۸۸	نصیر احمد چیمہ	۳۳۰	III
۹۰	محمد افتخار احمد	۴۱۳	II
۹۱	نعیم احمد بدر	۳۹۳	III
۹۲	مصباح الدین	۳۲۹	III
۵۳۴۹۰	منیر الحق	کمپارٹمنٹ انگریزی و ریاضی	

(بقیہ صفحہ ۲)

یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب

کا آپس میں مل جل کے محبت سے رہنا اور ایک دوسرے کی عزت کرنا اگر ہمیں آج مکمل طور پر اپنے آپ کو تباہی سے ہمکنار نہیں کرنا تو ہمیں اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا آج ہم اپنے درمیان بڑے علم و فضل اور مرتبہ کے لوگوں کو بیٹھا ہوا پاتے ہیں جو ابھی اپنے اپنے موضوع پر حاضرین سے خطاب کریں گے اور موضوع ہے انسانیت کا عزو شہرت اور اپنے بنی نوع انسان بھائیوں سے محبت ہم سب لوگ آج اس روحانی مجلس میں شریک ہو کر یقیناً بہت خوش ہیں اور مجھے امید ہے جیسا کہ ابھی ابھی محمد یداللہ بھٹو صاحب نے کہا ہے کہ جب ہم یہاں سے جائیں گے تو اپنے دلوں میں ایسا ارادہ لے کر جائیں گے۔ جو ہمارے باہمی اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرے گا۔"

جناب وزیر اعظم صاحب کی اس صدارتی تقریر کے بعد ہندو مقرر جناب جے۔ این لدھے سابق ایم ایل اے نے حضرت کرشن کی زندگی اور گیتا کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج مشنری ماریشس کی تقریر تھی آپ نے آپنے اپنے پندرہ منٹ کے تحریری لیکچر میں بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن سے کر وفات تک ایک کھلی کتاب کی طرح پاکیزہ زندگی پر مختصر بیان کے بعد آپ کی تعلیمات اور اسوہ پر مبسوط رنگ میں روشنی ڈالی اور آپ کے تعلق باللہ روحانی ابدی زندگی اور رفیقِ اعلیٰ اور بنی نوع انسان سے تعلقات کو مثالوں سے واضح کیا اور اسلام کے شجرۂ طیبہ کے تازہ پھل کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ کیا۔ آپ کی تقریر پوری دلچسپی سے سنی گئی اور سینکڑوں غیر مسلموں تک اسلام کی خوبصورت تعلیم کی آواز پہنچی۔ آپ کے بعد پادری نوئل صاحب نے حضرت عیسےٰ کی زندگی اور تعلیمات کے چند ایک پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس آخری تقریر کے بعد جلسہ کا پروگرام مکمل ہوا اور صاحب صدر نے ایک مرتبہ پھر مقررین کے خیالات کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا آخر میں پادری شو شول صاحب آنریبل منسٹر ریلیجس افیئرز ایسوسی ایشن کے صدر نے بھی حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور دو منٹ کی دعائیہ خاموشی کے ساتھ یہ عظیم الشان اجتماع برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر کرشن جی کی سوانح حیات پر تقریر بھو دی وینا کمسا نند جی

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس -/۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون نمبر ۴

نے کرنی تھی مگر وہ یورپ کے دورہ کی وجہ سے خود حاضر نہ ہو سکے مگر انہوں نے لکھکر اپنی تقریر بھجوا دی جو طبع ہو کر اسی دن تقسیم ہوئی احمدی مبلغ کی تقریر بھی طبع کرواکر جانے وقت حاضرین کو دی گئی جو بہت مفید رہی۔

متعدد اخبارات کے نمائندے بھی اس موقعہ پر آئے ہوئے تھے چنانچہ متعدد موقر اخبارات نے فوٹوز کے ساتھ اس جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں اور اس جلسے کے انعقاد کے لئے جماعت احمدیہ کو ہدیہ تبریک پیش کیا الحمدللہ علیٰ ذالک

بالآخر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ ماریشس میں غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی حسین تعلیم کے گھر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

اور نیز اپنے مبلغ بھائیوں کی صحت و عافیت اور ان کے کاموں میں برکت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اور جن احمدی بھائیوں نے دن رات کام کیا۔ وہ بھی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

درخواست

بندہ کا لڑکا بعمر ۲ سال سخت قسم کی کھانسی میں مبتلا ہے۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ برخوردار کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے (عبدالقیوم سیکرٹری مال تراڑ کھل آزاد پونچھ کشمیر)

۲۔ میرے بھائی عزیزم ریاض فرید کا گلے کا اپریشن ہو چکا ہے۔ کمزوری بہت ہے

نیز والدہ کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

امۃ الحی چیدا بنت شیخ محمد بشیر آزاد منڈی مرید کے

۲۔ محترم شیخ رشید احمد صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ تپ محرقہ

چار روز سے معدہ میں سخت تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسرور احمد کاتب دار الیمن ربوہ)

ضرورت ہے

کیور ہو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ـ اور ڈاکٹر راجہ ہو اینڈ کمپنی ربوہ کیلئے

(۱) ایک رجسٹرڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹر (معاوضہ حسب قابلیت)
(۲) ایک اکونٹنٹ (معاوضہ حسب قابلیت)
(۳) چند کاروباری نمائندگان (Sales Representatives) کی

نوٹ:۔ آسامی ۳ کے لئے میٹرک پاس، خوش پوش، ہنس مکھ اور محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ معاوضہ کلرک کے گریڈ سے قریباً دوگنا اور اس سے کہیں زیادہ تیز رفتار ترقی۔

اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش نقول سندات اور ایک عدد تازہ فوٹو گراف کے ساتھ بھیجیں

خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ

نیو ڈائمنڈ انک

ہر لحاظ سے عمدہ ہے

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

زیورات

چاندی کے خوشنما برتن ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ ہر قسم کا موقعہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بستر۔ فرشی کھیس تولیے جائے نماز تکیہ کور پر چون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

ہمیشہ اپنا قابلِ اعتماد ٹرانسپورٹ

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۵۵-۵	۶-۵۰	۷-۲۰	۸-۱۰	[illegible]	۹-۱۰	۱۰-۱۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۴۰	۶-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۰۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں

دانتوں کا شدید ترین درد

"ڈینٹلین" دوا کی چند خوراکیں کھانے سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۔/۷۵ اٹھارہ پیسے

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بمقابل الوان مجید

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید کے ساتھ اپنی روایتی شان کے ساتھ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اکتوبر (۱۷-۱۸-۱۹ اخاء) کو منعقد ہو رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف پہلے سے زیادہ تعداد میں مجالس شریک ہوں گی۔ بلکہ ہر مجلس سے شامل ہونے والے خدام کی تعداد بھی زیادہ ہوگی۔

جہاں تک دیہاتی مجالس کی پہلے سے بڑھ کر شرکت کا تعلق ہے قائدین اضلاع اس سلسلہ میں اہم خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور ان کے ضلع کی شامل ہونے والی مجالس کی تعداد میں اضافہ یقیناً ان کے حسنِ کارکردگی کا مظہر ہوگا۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سالانہ اجتماع کی کامیابی کا کم از کم معیار یہ ہے کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ اجتماع میں شامل نہ ہو۔ پس اس معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر معمولی جد وجہد اور کوشش کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ اس مقصد کے حصول میں جملہ عہدیداران مجلس کی نصرت اور راہنمائی فرمائے۔ سالانہ اجتماع میں شرکت ان گنت برکات کے حصول کا موجب بنتی ہے مرکز سلسلہ میں آکر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا فی ذاتہٖ ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریوں کو دور کرنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔

علاوہ ازیں اجتماع کا پروگرام علمی، روحانی اور جسمانی تربیت کے لئے نہایت ہی دلچسپ کار آمد اور مفید ذرائع مہیا کرتا ہے اور ہمیں ملک کے مختصر عرصے میں شامل ہونے والے خدام اپنے وقت کی بہترین قیمت وصول کرتے ہیں۔

اس اجتماع کا مقصد احمدی نوجوانوں کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کرنا اور قوتِ عمل کو بیدار کرنا ہے۔ پنج وقتہ نماز باجماعت، نماز تہجد کی ادائیگی، قرآن کریم، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات کے درس، سیرت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ ذکر حبیبؑ علمی اور تربیتی تقاریر، سوال و جواب کی دلچسپ مجلس۔ متعدد علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہمارے پروگرام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ اپنے خدام میں رونق افروز ہوں گے۔ اور شامل ہونے والے خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے بہرہ ور ہونے اور حضور کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہونے کا موقعہ میسر آئے گا۔

پس کون ہے جو اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھانے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی محروم رہ جائے۔ پس آئیے اور اس اجتماع کو پہلے سے بھی بڑھ کر بارونق بنائیے۔ آئیے اور اس کی برکات سے اپنا دامن بھر لیجئے۔ آئیے اور زیادہ سے زیادہ دوسرے خدام کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کیجئے۔ یہ ایک عظیم سعادت ہے جس سے محرومی یقیناً ایک بہت بڑی محرومی ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ بنت میاں احمد دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گکھڑ (والدہ محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر خدمت درویشاں) مورخہ ۹ ستمبر کو رات ساڑھے گیارہ بجے بعمر ۲۲ برس بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے ایک بچہ بعمر یک سال بطور یادگار چھوڑا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین نیز اس کے بچے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز بخشے اور احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین۔ نیز جملہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے صبر جمیل دے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

میری بیوی ان دنوں بیمار ہے اور لوکل سرکاری ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار خود بھی بعارضہ پیٹ درد علیل ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے آمین۔

(قاضی منیر احمد بھٹی۔ پوسٹ بکس ۳۵۰۔ کمپالہ۔ افریقہ)

تریاقِ سلیمانی
برسات کے موسم میں
بدہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے کا
فوری علاج
قیمت: ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ چھ روپیہ
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

ریڈیو
ٹرانسسٹر، ایمپلی فائر، ٹیپ ریکارڈر کی مرمت کا
اعلیٰ مرکز
ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن
رحمت بازار ربوہ
نیز ہاؤس وائرنگ اور وائنڈنگ کا کام
تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

قرآن پاک کے
نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ
ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی بہنیں
جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔
قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا اسی مبارک
مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر
دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ان کے
طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں
خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت
۱۵ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر
تک جاری رہے گی۔
نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۶۴۳ کراچی ۱۹

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ
پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب
دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی
ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ ۶ روپے
(منیجر)

راولپنڈی کے احباب کے لئے
خوشخبری!
احباب کی سہولت کے پیش نظر روزنامہ الفضل
کی ایجنسی راولپنڈی میں یکم ستمبر سے قائم
کر دی گئی ہے۔ احباب الفضل کا روزانہ پرچہ
مکرم نسیم احمد صاحب
معرفت محمد اسمٰعیل صاحب باڈی میکرز
کشمیر روڈ راولپنڈی صدر سے وصول کر سکتے ہیں۔
(مینجر الفضل)

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر
کیجئے
(مینجر)

ضرورت ہے یا مرغی خانہ
مثلاً
بچے نکلنے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں
خوراک، اجزائے خوراک وغیرہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۹ تبوک تا ۱۵ تبوک ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کراچی میں ہی قیام فرما رہے اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ

۲۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران کراچی سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۵ تبوک کو حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے تسخیر عالم کی عظیم جدوجہد میں انسان کی چاند تک رسائی کے کارنامہ سے بعض حلقوں میں پیدا ہونے والے ذہنی انتشار، غلط فہمیوں اور اعتراضات کا ذکر فرما کر ان کا ازالہ فرمایا۔ اور اس طرح قرآن کریم کی ابدی صداقتوں اور حق و حکمت پر مشتمل تعلیم کو روح پرور انداز میں واضح فرمایا۔ حضور کا یہ نہایت ہی پُر معارف خطبہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی حضور تقریباً روزانہ ہی مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد کچھ دیر احباب کے درمیان تشریف فرما رہ کر احباب کو پُر معارف ارشادات اور مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے رہے۔

۳۔ ۱۲ تبوک کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد تبلیغ و اشاعتِ دین کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے اور اس طور پر غالب کرنا ہے کہ یہ دنیا تمام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے آباد نظر آنے لگے۔ آپ نے فرمایا یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر فرد جماعت اپنے آپ کو اس قابل نہ بنائے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت ہر لمحہ و ہر آن اس کے شامل حال رہے۔ کیونکہ تبلیغ اسی وقت مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جب تبلیغ کرنے والے کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت اس کے شامل حال ہو۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ کی رُو سے احباب کو تقوے کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے اور سابق بالخیرات بننے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

۴۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران ٹوکیو سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ مبلغ اسلام مکرم میجر عبدالحمید صاحب بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۵ تبوک کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مشن کو جاپان میں اسلام کی غیر معمولی ترقی کا ذریعہ بنائے آمین

۵۔ غانا سے حال ہی میں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق ۲ ماہ احسان (جون) کو تعلیم الاسلام احمدیہ ثانوی سکول کماسی میں سکول کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کا انعقاد عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم غانا عزت مآب جناب علی ارشد صاحب نے ادا فرمائے نیز غانا کے وزیر مملکت الحاج جناب ابو دو نانے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطبہ پڑھا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جس تعلیم کی بنیاد مذہبی اقدار پر نہ ہو وہ معاشرہ کی اصلاح نہیں کر سکتی آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ تبلیغ دین کی اہمیت پر بھی زور دیا آپ نے طلباء کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کا بغور مطالعہ کر کے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں اور اس طرح اپنے آپ کو مفید اور کارآمد شہری بنانے کی کوشش کریں۔ عزت مآب جناب علی ارشد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں طلباء کو بیش قیمت نصائح فرمانے کے علاوہ سکول کی روز افزوں ترقی اور اعلیٰ تعلیمی معیار پر مبارکباد پیش کی۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میرے ہم وطن پاکستانی احباب غانا کے نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

۶۔ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب وہاں قریباً تین سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مع اہل و عیال ۱۵ ماہ تبوک کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے اگرچہ ٹرین مقررہ وقت سے اڑھائی گھنٹہ دیر سے ربوہ پہنچی۔ پھر بھی مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر مکرم مولوی صاحب موصوف کا پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے بکثرت ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو نہایت پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زعماء مجلس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ مجالس انصار اللہ میں اصلاح و تربیت کا ایک ہفتہ منایا جائے گا جو ۲۷ تبوک تا ۳ اخاء بمطابق ۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ہوگا۔ جملہ زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے مقررہ مضامین کی اپنی اپنی جگہ تیاری شروع کر دیں۔ قیادت اصلاح و ارشاد اور تربیت کی طرف سے ایک مشترکہ کتابچہ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں مقررہ عنوانوں پر مختصر نوٹ برائے مقررین درج ہوں گے۔ (قائد عمومی)

تا اطلاع ثانی ملاقاتیں نہیں ہوں گی

احباب مطلع رہیں کہ تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری تامال شدید بیمار ہیں۔ دانے پھر سے سارے جسم پر نکل آئے ہیں۔ جسم کے اکثر حصے متورم ہیں۔ اور بخار بھی آنے لگا ہے۔ شدید کمزوری کی وجہ سے حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت نیز بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں مولوی صاحب موصوف کی صحت یابی اور تندرستی کے لئے التزام سے مسلسل دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مولوی صاحب موصوف کو صحت عاجلہ عطا فرمائے آمین

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴